ABC Certified | Member AKNS | باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

www.dailydhartiajk.com dailydharti@gmail.com

روزنامہ

کشمیر دھرتی

راولاکوٹ

چیف ایگزیکٹو: ڈاکٹر عمران حسین

چیف ایڈیٹر: عابد صدیق | ایڈیٹر: عمر خیام

جلد 04 | جمعرات 10 جولائی 2025، 14 محرم الحرام 1447، 25 ہاڑ 2081 | صفحات 04 / قیمت 20 روپے | شمارہ نمبر 77

آپریشن سندور کی ناکامی عسکری قیادت و صنعت نقصانات کا شکار

چین کی پاکستان کے ساتھ حمایت کی وضاحت کرنا بہت مشکل ہے، اور اس بارے میں براہ راست شواہد موجود نہیں

چین بھارت کی فوجی نقل و حرکت کے بارے میں پاکستان کو لائیو اپ ڈیٹس دے رہا تھا، بھارتی چیف آف ڈیفنس اسٹاف

نئی دہلی (کے پی آئی) کمیونسٹ پارٹی کے رہنما اور پاکستان کو حاصل جارحی قوتی آپریشن سندور کی ناکامی کے بعد واضح نقصانات کا اعتراف کر لیا ہے۔ نئی دہلی میں منعقدہ سیمینار میں بھارتی فوجی حکام نے اعتراف کیا کہ آپریشن سندور کی ناکامی کے بعد بھارتی فوجی حکام کو شدید دباؤ کا سامنا ہے۔ رپورٹ کے مطابق بھارتی کمیونسٹ پارٹی کے رہنما اور پاکستان کو حاصل معلومات کے حوالے سے بھارتی چیف آف ڈیفنس اسٹاف اور ایئر فورس کے سابق چیف ایئر مارشل وی آر چودھری نے کہا کہ چین کی پاکستان کے ساتھ حمایت کی وضاحت کرنا بہت مشکل ہے، اور اس بارے میں براہ راست شواہد موجود نہیں ہیں، جس نے سوشل میڈیا پر سوال اٹھائے ہیں بلکہ بھارت کے اندر حکومتی سوچ کی تقسیم کو بھی نمایاں (بقیہ 32 صفحہ 03)

وچوں اثاثہ جات ایکٹ 2025 منظور

صدر مملکت آصف علی زرداری نے وزیراعظم کی سفارش پر وچوں اثاثہ جات ایکٹ 2025 کی منظوری دے دی، اعلامیہ کے مطابق یہ قانون پاکستان وچوں اثاثہ جات ریگولیٹری اتھارٹی کے قیام کا اعلان کرتا ہے

وزیراعظم اور وفاقی کابینہ وچوں اثاثہ جات ایکٹ 2025 کی پہلے ہی منظوری دے چکی تھی، اب صدر کی توثیق حاصل کر کے یہ بعد ہے باقاعدہ قانون بن گیا ہے، ڈیجیٹل اثاثہ جاتی نظام کی طرف تاریخی قدم ہے

اسلام آباد (صبح نیوز) صدر مملکت آصف علی زرداری نے وزیراعظم کی سفارش پر وچوں اثاثہ جات ایکٹ 2025 کی منظوری دے دی۔ اس حوالے سے جاری اعلامیہ کے مطابق پیشہ ور افراد، کاروباری حضرات اور پاکستان کو حاصل اثاثہ جات ریگولیٹری اتھارٹی کے قیام کا اعلان کرتا ہے۔ اعلامیہ میں کہا گیا کہ وچوں اثاثہ جات ریگولیٹری اتھارٹی ایک خودمختار، نمائی اور وفاقی اتھارٹی ہوگی، اتھارٹی کو وچوں اثاثہ جات کے متعلق اداروں کو لائسنس جاری کرنے کا اختیار ہوگا۔ اعلامیہ کے مطابق اتھارٹی کو کمپنیز، اتھارٹی ایک خودمختار، نمائی اور وفاقی اتھارٹی ہوگی، اتھارٹی کو وچوں اثاثہ جات کے متعلق اداروں کو لائسنس جاری کرنے کا اختیار ہوگا۔ اعلامیہ کے مطابق اتھارٹی کے قیام کا اعلان کرتا ہے۔ اعلامیہ میں کہا گیا کہ وچوں اثاثہ جات ریگولیٹری اتھارٹی ایک خودمختار، نمائی اور وفاقی اتھارٹی ہوگی، اتھارٹی کو وچوں اثاثہ جات کے متعلق اداروں کو لائسنس جاری کرنے کا اختیار ہوگا۔ اعلامیہ کے مطابق اتھارٹی کے اختیارات حاصل ہوں گے۔ واضح رہے کہ وزیراعظم اور وفاقی کابینہ وچوں اثاثہ جات ایکٹ 2025 کی پہلے ہی منظوری دے چکی تھی، اب صدر کی توثیق حاصل کر کے یہ بعد ہے کہ وزیراعظم کو وچوں اثاثہ جات کے متعلق اختیارات حاصل ہوں گے۔ واضح رہے کہ وزیراعظم اور وفاقی کابینہ وچوں اثاثہ جات ایکٹ 2025 کی پہلے ہی منظوری دے چکی تھی، اب صدر کی توثیق حاصل کر کے یہ بعد باقاعدہ قانون بن گیا ہے۔ قبل ازیں 7 جولائی کو وفاقی کابینہ نے (بقیہ 38 صفحہ 03)

بھارت نے دہشتگردی بطور پالیسی اپنائی، آئی ایس پی آر

پاکستان میں بھارتی دہشت گردی کے نیٹ ورک کا ماسٹر مائنڈ اجیت دووال ہے

راولپنڈی (صباح نیوز) آئی ایس پی آر لیفٹیننٹ جنرل احمر شریف چوہدری نے کہا کہ بھارتی سرزمین میں ہونے والی دہشت گردی کو بھارت نے پاکستان کے خلاف پالیسی کے طور پر اپنایا ہوا ہے۔ پاکستان میں بھارتی دہشت گردی کے نیٹ ورک کا ماسٹر مائنڈ اجیت دووال ہے، اجیو پرنیو ڈی کو خصوصی اختیارات دیئے ہوئے ہیں۔ آئی ایس پی آر لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چوہدری کا (بقیہ 41 صفحہ 03)

ترکیہ کے وزیر خارجہ سرکاری دورے پر اسلام آباد پہنچ گئے

اسلام آباد (صباح نیوز) ترکیہ کے وزیر خارجہ ہاکان فیدان سرکاری دورے پر اسلام آباد پہنچ گئے۔ ترجمان وزیر خارجہ کے مطابق وفاقی وزیر خارجہ سید محمد اسحاق ڈار نے ترکیہ کے وزیر خارجہ ہاکان فیدان کا استقبال کیا۔ دورے کے دوران دونوں وزراء خارجہ کے مابین دوطرفہ تعلقات اور علاقائی صورتحال پر تبادلہ خیال ہوگا۔ ترکیہ کے وزیر خارجہ ہاکان فیدان کی 10 دسمبر کو ہونے والی ہیلی کاپٹر حادثہ میں جاں بحق ہونے والے ایرانی صدر ابراہیم رئیسی کی یاد میں منعقدہ تقریب میں شرکت کریں گے۔ ترکیہ کے وزیر خارجہ ہاکان فیدان کی ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی سے ملاقات متوقع ہ

Editorial

ادارتی صفحہ

روزنامہ کشمیر دھرتی
www.dailydhartiajk.com Mdailydharti@gmail.com
Ph: 05824-445864 Fax: 05824-445865
چیف ایڈیٹر عابد صدیق ★ ایڈیٹر: عمر خیام

برہان وانی: ایک شہید، ایک پیغام، ایک تحریک

8 جولائی کا دن محض ایک تاریخ نہیں، بلکہ کشمیر کی تحریکِ آزادی میں ایک نئی روح پھونکنے والے نوجوان برہان مظفر وانی شہید کی یاد میں ایک ناقابلِ فراموش دن ہے۔ یہ دن ہمیں اس سچے اور بے باک سپوت کی یاد دلاتا ہے جس نے صرف 22 برس کی عمر میں وہ پیغام دیا جو دہائیوں پر محیط ظلم کی رات کو للکارنے کے مترادف تھا۔ برہان وانی صرف بندوق اٹھانے والا مجاہد نہیں تھا، وہ ایک نظریہ تھا، ایک بیان کردہ احتجاج تھا، جو سوشل میڈیا کے ذریعے کشمیری نوجوانوں کے دلوں کو جھنجھوڑنے میں کامیاب رہا۔ اس نے پہلی بار کشمیر کی مسلح مزاحمت کو ڈیجیٹل بیانیے میں ڈھالا۔ اُس کا چہرہ، اُس کی باتیں، اُس کی جرات کشمیری عوام کے جذبات کی ترجمان بن گئیں۔ ہندوستانی میڈیا نے برہان وانی کو ایک "دہشت گرد" کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کی لیکن زمینی حقائق کچھ اور ہی تھے۔ وہ نوجوان جو اپنی تعلیم، آزادی، اور زندگی کے خواب آنکھوں میں سجائے بیٹھے تھے، انہوں نے برہان کو اپنا ہیرو، اپنا قائد مانا۔ اُس کی شہادت کے بعد جس طرح کشمیر کے ہر کوچہ و بازار میں عوام سڑکوں پر نکلی، اور جس طرح لاکھوں جنازے میں شریک ہوئے، وہ اس بات کا ثبوت تھا کہ برہان صرف ایک فرد نہیں بلکہ ایک تحریک کا چہرہ تھا۔

برہان کی شہادت کے بعد وادی میں جو حالات پیدا ہوئے، وہ ہندوستان کی ریاستی جارحیت کا کھلا چہرہ تھے۔ پیلٹ گنوں سے ہزاروں نوجوانوں کی بینائی چھینی گئی، عورتوں کی عصمتیں پامال ہوئیں، اور گلی گلی ظلم کی ایسی نئی تاریخ رقم ہوئی۔ مگر یہ سب اس تحریک کو روک نہ سکا، بلکہ کئی شہیدوں، ہر زخمی، ہر آنسو نے برہان کے پیغام کو مزید بلند کر دیا۔ آج برہان وانی شہید کو گئے آٹھ سال ہو چکے ہیں، مگر اس کا اثر، اس کی گونج، اور اس کا مشن زندہ ہے۔ آج بھی کشمیری نوجوان برہان کی تصاویر تھامے آزادی کے نعروں کے ساتھ میدان میں ہیں۔ ہندوستان کا ظلم ہر حد کو پار کر چکا ہے، مگر برہان کی شہادت نے یہ واضح کر دیا ہے کہ کشمیری قوم ظلم کے آگے جھکنے والی نہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ پاکستان عالمی فورمز پر برہان وانی جیسے شہداء کا مقدمہ پوری جرات کے ساتھ پیش کرے۔ کشمیر کی تحریک محض سرحدی تنازع نہیں، یہ ایک انسانی حق، خودارادیت، اور ظلم کے خلاف قیام کی تحریک ہے۔ برہان وانی شہید زندہ ہے، کیونکہ جو نظریے کے لیے جیتا ہے اور اسی راہ میں جان دیتا ہے، وہ کبھی مرتا نہیں۔

ڈیم بہت ضروری ہیں

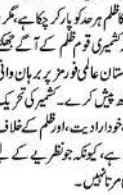

صدا بہ صحرا
رفیع صحرائی
rafiesehraee5586@gmail.com

خبر ہے کہ پاکستان کے حصے کا پانی روکنے کی دھمکی دینے والا بھارت شدید بارشوں کے باعث سیلابی صورت حال سے دوچار ہونے جا رہا ہے جس کے باعث دو مکانوں پر پرواز سے قبل ہی طوفانی کے حوالے کرنے کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ یہ چاہے کہ کنگ سٹیج میں پانی کی سطح بلند ہونا شروع ہو چکی ہے۔ خطے میں ہنگامی صورت کے مقام پر انٹیلیشن ڈیپارٹمنٹ کا کہنا ہے کہ وہاں پانی کی سطح میں خطرناک حد تک بلندی ریکارڈ کی گئی ہے جس میں اضافہ ہو رہا ہے جبکہ گوار پنگ پوسٹ کے مقام پر پانی کا اخراج 11000 کیوسک تک پہنچ گیا ہے۔ دوسال قبل 2023 میں دریائے سٹیج میں بہت اونچے درجے کا سیلاب آیا تھا جس میں سینکڑوں دیہات متاثر ہوئے تھے۔ اپنی کمشنر قصور کے مطابق فی الحال دریا میں سیلابی صورت حال نہیں ہے تاہم ہنگامی حالات سے نمٹنے کے تمام انتظامات مکمل کر لیے گئے ہیں۔ پاکستان کو ڈیم بنا کر 78 سال ہو گئے ہیں۔ اور اتنے ہی سال ہوئے ہر سال تواتر کی اُمت میں ہم نعرے تو دیتے ہیں کہ پاکستان پر آبی جارحیت کر کے اسے سیلاب میں ڈبو دیا ہے۔ ہر سال پانی چھوڑ نا ہندوستان کی مجبوری ہے۔ وہ ایسا نہ کرے تو خود سیلاب میں ڈوب جائے۔ وہ خوش قسمتی ہے ہماری طرف پانی نہیں چھوڑتا۔ اس کی خوش تو اس میں ہے کہ پاکستان کو پانی کی ایک بوند بھی نہ ملے۔ اسی حال میں اس نے سندھ طاس معاہدہ کیلئے طرف طرف ہر ضرب کرنے کا اعلان کر کے اپنے مکروہ عزائم ظاہر کر دیئے ہیں۔ وہ اپنے دریاؤں پر مسلسل ڈیم بنا کر ہمارا پانی روکنے کی ہر ممکن کوشش کرتا چلا آ رہا ہے۔ اس کی خواہش ہے کہ ایک ایک قطرہ کو ترسے۔ پانی وہ اسی وقت چھوڑتا ہے جب اسے سنبھال نہیں پاتا۔

بھارت کے ہر سال چھوڑے ہوئے پانی کو پاکستان میں برسال سیلاب سے قاصر ہونا ہے جس کے نتیجے میں کئی کنبے بادمیلا دربے کر دیئے اور کسی اونچے درجے کا سیلاب آ جاتا ہے۔ لوگ سیلاب سے گھر بھر جاتے ہیں۔ سینکڑوں خاندان جانوں کا نقصان ہوتا ہے۔ ہزاروں مویشی پانی کی نذر ہو جاتے ہیں۔ فصلوں کے کھیت اور کھلیان تباہ ہو جاتے ہیں۔ سیلاب زدہ علاقے کو آفت زدہ قرار دے دیا جاتا ہے اور لوگوں کے نقصان کا ازالہ کرنے کے لیے تلافی سرے سے شروع ہو جاتا ہے۔ بہت سے لوگوں کی دادری و پانی پانی کے ہو جاتی ہے۔ زیادہ تر لوگ تلافی امداد سے محروم ہی رہتے ہیں۔ وہ اپنی مدد آپ کے تحت خود کو بحال کرتے ہیں اور اگلے سال دوبارہ اسی صورت حال کا شکار ہو جاتے ہیں۔

سیلاب کا اثر پورے ملک پر پڑتا ہے۔ زرعی پیداوار بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ سبزیوں کی ریٹ کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ سیلابی علاقے غذا کی قلت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ وہاں وبائی امراض بھوت بنتے ہیں۔ لاکھوں لوگ گھر سے بے گھر ہو جاتے ہیں۔ کئی کنبے آسمان تلے پناہ لینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ پورے 78 سال سے یہ سلسلہ چلتا آ رہا ہے۔ سیلابی پانی ہمارے لیے ہر سال زحمت بن جاتا ہے مگر ہمیں کسی حکومت نے اس زحمت کو نعمت میں بدلنے کا کبھی سوچا۔ کسی نے مخالف ہواؤں کو اونچی اڑان بھرنے کے لیے مددگار نہیں بنایا۔ سیلاب کو عذاب کی بجائے گھر گھر سرکار کھر بنی رو پہلے کا نصان برداشت کرنا چاہا تھا۔ چاہیاں کا کھال وقرح اس قسم کا ہے کہ اسے سارا سال زلزلوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے مگر چاہیاں نے یہ نہیں سوچا کہ چونکہ زلزلوں سے بچنا ممکن نہیں لہٰذا ہم بنا مدافعت بنانے کی بجائے کمپوزیوں میں رہا کریں گے۔ چاہیاں والوں نے اس کا حل نکالا۔ اس کا ٹھیکہ سرجوز گرمیتے اور لوبوں نے لیے کھلے اور بڑی عمارتوں کے نقشے تیار کر کے رکھ لیے ہوئے تھے۔ آپ دیکھ لیں، چاہیاں کیے جنرل پروف تھے۔ آپ دیکھ لیں، چاہیاں کے ہر گھر کی عمارتوں میں موجود ہیں۔ وہاں روزانہ زلزلے آتے ہیں مگر ان عمارتوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ چاہیاں نے ان زلزلوں کے ساتھ رہنا اور ان کے نقصانات سے بچنا کا گُر ڈھونڈ نکالا ہوا ہے۔ نہ برسال سیلاب کا انتظار کرنے اور پھر اس کا شکار ہونے سے آگے کا کسی کو سوچا ہی نہیں۔ ہم نے سیلاب کو خدائی عذاب سمجھ کر اس کی پوجا میں تا اپنا مقدر سمجھ لیا ہے حالانکہ اگر ہم ڈاٹ کر بھی سیلابی پانی اس میں ڈھیر کر کے ملک کو سرسبز و شاداب بنایا جا سکتا ہے۔

پنجستی سے ہمارے خوفرو خوش سیاحتوں کے کالا باغ ڈیم کو سیاست کر کے اسے متنازعہ بنا دیا۔ صوبہ کے پانی کے سیاستدانوں نے اپنی سیاست بچانے کی خاطر سیاسی مفاد کو قربان کر دیا حالانکہ اسے بھی اس ڈیم سے اتنا ہی فائدہ پہنچنا تھا جتنا باقی صوبوں کو پہنچتا۔ سندھ کالا باغ کا اختلاف کر کے اپنا ہی نقصان کر بیٹھا۔ وفاقی نے بھی کبھی اس پر زیادہ سنجیدگی نہیں دکھائی ورنہ ریڈ بیو، نیلی بیو، ان اختیارات اور مسلم سیلیٹ پاکستان کا پانچ ڈیم بنانے کی ضرورت ہے پھر یہ دو چار کو گوں کوں اس کی اکثریت سے آگاہی دینا اور موٹیویٹ کرنا مشکل کام نہیں ہے۔

چلیے چلیے حب حال ایک لطیفہ بھی پڑھ لیجیے۔ وہ سال پہلے ایک بہت بڑا سمندری طوفان آیا تھا۔ شدید شدید گرمی کے دوران اور اگلے سال دوبارہ اسی صورت حال کا شکار ہو جائے ہیں۔

معاہدہ ابراہیمی، (AccordAbraham) مشرق وسطیٰ کی نئی حقیقت

ادراک
جسٹس (ر) سید منظر حسین گیلانی
manzoorjillani@hotmail.com

معاہدہ ابراہیمی کو سمجھنے کے لئے اسرائیل ریاست کی حقیقت کو سمجھنا ضروری ہے۔ جب 1945 میں جنگ عظیم دوئم کے بعد برطانیہ کو نو آبادیوں کو بھی چھوڑنا پڑا تو یورپ میں یہودیوں پر جو مظالم ہوئے تھے اُن کے ایک صیہونی ریاست کے طور پر 1948 میں فلسطین میں ان کو بسانے کا فیصلہ ہوا۔

اس کے قیام سے لاکھوں فلسطینی بے گھر ہوئے۔ عرب دنیا نے اس کو ناجائز ریاست، اسلامی تشخص اور فلسطینی حقوق کے خلاف قرار دیا۔ اس وقت سے آج تک عرب ملکوں اور اسرائیل کے درمیان متعدد جنگیں اور ان کے بعد متعدد امن معاہدے بھی ہوئے۔ ان میں 1979 ایکپ ڈیوڈ معاہدہ (مصر و اسرائیل کے درمیان 1993 کا معاہدہ اوسلو اسرائیل اور پی ایل او کے درمیان، 1994 میں معاہدہ واد ون، اردن اسرائیل کے درمیان جبکہ 2020 میں ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ نے معاہدہ ابراہیمی پیش کیا (AccordAbraham)۔

یہ معاہدہ سب سے پہلے متحدہ عرب امارات اور اسرائیل کے درمیان ہوا، بعد میں بحرین، مراکش اور مراکش نے بھی شمولیت اختیار کی۔

اس معاہدہ کے اہم نکات:

اس کا بنیادی مقصد عرب ملکوں کے ساتھ اسرائیل کے سفارتی تعلقات کا قائم کرنے اسرائیل کی سلامتی تجارتی دورکرنا، تجارتی و اقتصادی تعاون کرنا، باہمی تجارت، سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی، صحت، توانائی، اور سیاحت میں اشتراک، براہ راست پروازیں شروع کرنے، فضائی حدود استعمال کی اجازت، ٹیلی میڈیسن مشترکہ سائبر سکیورٹی اور دہشت گردی کے خلاف تعاون۔ فلسطین کے سمجھے پر عرب ممالک نے اسرائیل سے مغربی کنارے (BankWest) کو ضم کرنے سے انکار کر دیا۔ شرط رکھی تھی کہ فلسطینی ریاست کا قیام معاہدے کا بنیادی حصہ نہیں تھا۔ تیسری ابراہیمی مذاہب (اسلام، عیسائیت، یہودیت) کے درمیان مذہبی ہم آہنگی کی بات امریکہ اور یورپ نے بھرپور چالاکی۔

امریکہ کے صدر ٹرمپ نے خاکی کا کردار ادا کیا اور معاہدے کو علاقائی استحکام، امن کی کوشش قرار دیا۔

فتح لکڑی ظاہری شراکت کا معاہدہ اور ابراہیمی کے پس پردہ خواہش اسرائیل کو خطے میں تسلیم کرنے ہٹا، ایران کا گھیراؤ کرنا، اور امریکی مفادات کو مشہود بنانا ہے۔ اس معاہدے کے بعد اسرائیل کے ان ممالک کے ساتھ تجارتی، دفاعی، سیاحتی اور انٹیلی جنس کے شعبوں میں تعلقات قائم ہوئے۔ مگر سوال یہ ہے کہ اس معاہدے سے فلسطینیوں کو کیا ملا؟ کشمیر کے لیے پاکستان کے موقف پر کیا اثر پڑے گا؟ اور کیا واقعی یہ معاہدہ خطے کو "تین الذاب امن" سے باہمی سیاسی چال؟

ایک تلخ حقیقت یہ کہ معاہدہ ابراہیمی نے فلسطینی ریاست 1967 کی سرحدیں، القدس کی حیثیت اور پناہ گزینوں کے حق واپسی جیسے بنیادی مسائل کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا ہے۔ نہ صرف فلسطینی قیادت بلکہ عام عرب شہری بھی اس معاہدے کو "پیٹھ میں چھرا" قرار دے چکے ہیں۔ اسرائیل کو بغیر کسی شرط کے تسلیم کر لینے فوراً حل اس کے لیے کچھ کیا جا سکتا ہے متزلزل ہے۔

ہاں اگر ان میں بطلا آل ابراہیم کے باہمی مفاد سلامت، خوشحالی، پرامن جینے باہمی، یہ کہ دنیا میں جہاں بھی رہتے ہوں ان کے تمام کی خواہشات اور ایک دوسرے کے مذاہب اور ان سے تعلق رکھنے والوں کی سلامتی کے لئے ہوتو بالواسطہ شراکت کے خود میں عالیہ تباہی کے معاہدے کی اور اگر، ان کی زمینوں پر بہایا جائے اور اور ایک ہی کے ملک خود ہی قبل رہے ہیں۔ جیسا دراصل ذہنی خصیت ہے۔ علامی کھل میں عالم گئے تھے اس کے ساتھ وہ ایک روحانی شخصیت کے بھی مالک تھے اور یہ کمال خطے۔ علمی ادبی حوالے سے بہت ساری اور دوار انگریزی کتب کے مصنف بھی تھے۔ جاوید اقبال نے بھی شاعرانہ خدمات کیں۔ سیاسی میدان میں تو پنی خدمات

حاجی سردار نواز حیات

۔جاوید اقبال تحریک آزادی کشمیر کے بانی اور آزاد کشمیر کے پہلے منتخب صدر تھے۔ 1970ء میں جب چھٹی بار مسلم کانفرنس کے جید جدید کے نتیجہ جدید کے نتیجہ میں آزاد جدید حکومتی جدید جدید 23 اگست 1947 جاوید اقبال سردار محمد عبدالقیوم خان نے قرم کے ۔جاوید اقبال 1947ء میں جہادی قیادت کرتے رہے پھر آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس سے ساری زندگی کے لیے وابستہ ہو گئے۔ یہ اعزاز اُن کو نصیب نہ ہو سکا۔ آزاد کشمیر کے اس خطہ کو جاوید اقبال تحریک آزادی کشمیر کے اصل معنوں میں کیمپ بنانے تحریک آزادی کشمیر کے لیے بھرپور کوشش کی اور آزاد کشمیر کا موجودہ سیٹ اپ جاوید اقبال کی وجہ سے بنا اور موجود ہیں۔ خدمات بے شمار ہیں عام اسلامی ہے۔ یہ اعزاز اُن کو نصیب نہ ہو سکا۔ آزاد کشمیر کے اس خطہ کو جاوید اقبال نے تحریک آزادی کشمیر کے دوسرے والوں کی ہر روز بڑی تعداد مار پر موجود ہوتی ہے۔ آخر میں جاوید اقبال کی دعا کی ایڈل کے ساتھ ان کے دیئے راستے پر چل کر ہی ممکن ہے۔

ایں۔ اخلاص اور اختلافات کو اپنانے کی ضرورت ہے اور ریاست کی واحد نمائندہ جماعت آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس کو مضبوط سے مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ تحریک آزادی کشمیر کی کامیابی اور تکمیل پاکستان جاوید اقبال کے دیئے ہوئے راستے پر چل کر ہی ممکن ہے۔

10 جولائی کا دن مجاہد اول سردار محمد عبدالقیوم خان کو خراج عقیدت پیش کرنے کا دن

صاحبان کی عدالت نظیلی انتخاب جس کی وجہ سے آزاد کشمیر آج تنظیم میدان میں باقی علاقوں سے آگے ہے یہ سب اور یہ تمام تر کارنامے مجاہد اول کی محنت کاوش سے ممکن ہوئے۔ مجاہد اول کی ایک طویل جدوجہد ہے جس پر کئی کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔ مجاہد اول نے کشمیر پہنچ کر پاکستان کا نعرہ دے کر کشمیر میں کی منزل کا تعین کیا۔ مجاہد اول نے کشمیر کے بعد وادیوں سے پیار اپنے جن کی وفات پر پاک فوج کے دستے نے ان کی میت کو گلہ مارا اور سلامی پیش کی۔ مجاہد اول فانی دنیا سے جانے کے بعد بھی اپنے کارناموں کی وجہ سے اور روحانی طور پر ہمیشہ کے لئے امر ہو گئے۔ ان کا دم راتی دیوانگ قائم رہے قدم اور ہمیشہ شریک موتی رہے اور اپنا قائد کے لئے بے شمار خدمات اور آزاد کار (کام الجی) کر کے دنیا کیلئے چھوڑ گیا ہے۔ مجاہد اول عالم اسلامی رہے۔ یہ اعزاز اُن کو نصیب نہ ہو سکا۔ آزاد کشمیر کے اس خطہ کو مجاہد اول نے تحریک آزادی کشمیر کے دوسرے والوں کی ہر روز بڑی تعداد مار پر موجود ہوتی ہے۔ آخر میں مجاہد اول کی دعا کی ایڈل کے ساتھ ان کے دیئے راستے پر چل کر ہی ممکن ہے۔

قدرتی آفات اور ریاستی سطح پر ذمہ داریاں

اعجاز صادق

آزاد جموں وکشمیر، بلتستان اپنے اپنی طبیعی خوبصورتی کے لیے مشہور ہے۔ یہاں سے قدرتی آفات کی زد میں رہتے والے خطوں میں شامل ہے۔ برف سے ڈھکے پہاڑ، لہلہاتے جنگلات اور بہتے جھرنے یہاں سیاحوں کو لبھاتے ہیں، وہیں زلزلے، شدید بارشیں، لینڈ سلائیڈنگ، سیلاب اور بیماریاں بھی آفات یہاں کے باسیوں کے لیے خوف، البدر اور بے گی بنگ کا سفارت دین بنگلی میں گزشتہ چند برسوں میں موسمی شدت اور ماحولیاتی تغیر کے اثرات نے ان آفات کی شدت اور تعداد میں اضافہ کیا ہے۔ ایسے حالات میں محض دعاؤں یا وقتی امداد پر انحصار کافی نہیں۔ ایک مؤثر، باقاعدہ اور منظم نظام تحریری کی ضرورت ہے جو آفت سے پہلے منصوبہ بندی کرے، دوران آفت فوری ردعمل دے، اور بعد از آفت مؤثر بحالی کے اقدامات کو یقینی بنائے۔ ان ہی کی خاص کر پورا کرنے کے لیے آزاد کشمیر میں انسٹیٹیوٹ ایمرجنسی سروسز مجتبیٰ اتھارٹی (ایس ڈی ای اے) کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ایس ڈی ای اے ایک ایسا ادارہ ہے جو آفات سے نمٹنے کے لیے ریاستی سطح پر کام کرتا ہے۔ اس کا بنیادی ہدف انسانی جانوں کا تحفظ، مالی نقصانات کی کمی، اور ریاستی ڈھانچے کی مضبوطی ہے۔ ادارہ زمینی حقائق کا گہرا مطالعہ کرتا ہے، خطرات کی نشاندہی کرتا ہے، اور جدید تحقیق و ٹیکنالوجی کی روشنی میں حکمت عملی وضع کرتا ہے۔ اس کا دائرہ کار صرف امداد تک محدود نہیں، بلکہ آگاہی، تربیت، قبل از وقت وارننگ، اور کمیونٹی کی سطح پر تیاری جیسے اہم پہلوؤں شامل ہیں۔ ایس ڈی ای اے کی دو اہم اکائیاں ہیں۔ ایمرجنسی سروسز اور لینڈ سلائیڈنگ کے باعث دنیا کے سب سے زیادہ خطرناک علاقوں کا شمار ہے، بنیادی سہولیات ناپید ہیں اور بعض علاقوں میں تو انٹرنیٹ کی رسائی تک ممکن نہیں۔ ان حالات میں ایس ڈی ای اے کی سب سے بڑی آزمائش یہ ہے کہ وہ کس طرح اپنا تربیت یافتہ رضاکاروں، طبی ماہر، اور بچاؤ مشنوں پر مبنی ڈھانچہ بروئے کار لا کر فوری امداد مہیا کرے۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ گزشتہ چند برسوں میں ادارے نے ضلعی سطح پر ریسکیو ٹیمیں تشکیل دی ہیں، اور اقوام متحدہ و فوجی ادارے کے تعاون سے کئی تربیتی پروگرام بھی شروع کیے گئے ہیں۔ تاہم یہ سب اس وقت مؤثر ہوں گے جب انہیں مقامی سطح پر عملی طور پر نافذ کیا جائے۔ ماحولیاتی تبدیلی کے نتیجے میں گلیشیئرز کا پگھلنا، گیزر جھیلوں کا بننا اور ان کی زدی جیسے خطرات کے سائے ہمارے سروں پر منڈلا رہے ہیں۔ ایسے میں ایس ڈی ای اے کو اپنی تکنیک عملی مستقل تفریحی، سائنسی تحقیق، اور تکنیکی مہارت کو شامل کرتے ہوئے ہوگا۔ تعلیم شہری بنانا بھی فرض ہے کہ ہم قدرتی آفات کو محض "تقدیر" سمجھ کر خود کو بے بس نہ سمجھیں، بلکہ اپنے حق کی ذمہ داری نبھائیں۔ ہمیں اپنے بچوں، طلباء اور بزرگوں کو آفات سے بچاؤ کی تربیت دینا ہوگی۔ اگر ہر فرد آگاہ، منظم اور تیار ہو، تو کوئی آفت بڑی نہیں رہتی۔ انتظام پر یہی کہا جا سکتا ہے کہ ایس ڈی ای اے جیسے ادارے صرف سرکاری سکیلز موں نہیں، عوامی شعور، شفافیت اور عملی کارکردگی سے طاقتور ہوتے ہیں۔ ریاست اگر واقعی قدرتی آفات کے اثرات کو کم کرنا چاہتی ہے تو اسے اداروں کو وسائل، اختیار اور جوابدہی کے دائرے میں لا کر فعال بنانا ہوگا۔ آفت کا امتحان کالم ہوتا ہے، اور تب ہی ان خوف ناک موسمی کوزنہ رکھتی ہے جو ہمارے ملک کے ہر گزرتے سال کے ساتھ بڑھتی جا رہی ہے۔

عنوان: تعلیم یا دکھاوا؟

مہمان کالم
اسد اللہ طارق

ہمارے معاشرے میں تعلیم کا تصور اب صرف علم تک محدود نہیں رہا، بلکہ یہ ایک "ہیاؤ" بن چکا ہے۔ والدین کی ایک بڑی تعداد آج "دی کیا پبلک سکول" جیسے اداروں کو صرف اس لیے ترجیح دیتی ہے کہ وہ دکھتے ہیں کہ جنگلے ادارے ہی معیاری تعلیم فراہم کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے: کیا واقعی ایسا ہے؟ یا ہم سب ایک اجتماعی مغالطے کا شکار ہو چکے ہیں؟

ہمارے ہاں تعلیم کے میدان میں ایک عجیب سی "برانڈ کلچر" پیدا ہو چکی ہے۔ لوگ اسکول کے نام، بلڈنگ کی چمک دمک، یا فیسوں کی خلاصت کو معیار تعلیم سمجھ بیٹھے ہیں۔ جب کہ اصل معیار استاد کی قابلیت، نصاب کی جدت، اور سیکھنے کے ماحول میں پوشیدہ ہوتا ہے، جو بدقسمتی سے اکثر چھپے رہتے ہیں۔

یہ بات باعث افسوس ہے کہ ہم میں سے اکثر والدین ایسے اسکولوں کو ترجیح دیتے ہیں جن کی فیسیں آسمان سے باتیں کر رہی ہوتی ہیں، مگر اُن کے اساتذہ کی تعلیمی لیاقت، تجربہ، اور اخلاقیات کو اولین ترجیح نہیں دی جاتی۔

اگر ہم واقعی تعلیمی معیار سے نمٹنا چاہتے ہیں تو ہمیں تعلیمی اداروں کا جائزہ کرنا ہوگا۔ ایسے اسکول جو فیس لیتے ہیں مگر اُن کے اساتذہ اہل معیار فراہم کریں۔ جہاں تعلیم کو ایک خدمت سمجھا جائے، نہ کہ کاروبار۔

وقت آیا ہے کہ ہم اجتماعی طور پر یہ فیصلہ کریں کہ ہمیں اپنے بچوں کو کیسی تعلیم دلوانی ہے یا معیاری تعلیم؟ کیونکہ تعلیم کا اصل مقصد یہ کچھ کام دینا ہے، نہ کہ معاشرتی دکھاوا۔

"لاعلمی کا باعث بنی سسکیاں، درد اور افسوس"

مہمان کالم
مہار شہر

کہانی کے دو رخ ہیں۔ ایک طرف ہنستے کھیلتے بچے ہیں جو بے تحاشا لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ چھلانگ پر نہ دل کی طرح ہم میں آواز میں پکھیاں ہیں جیں۔ چہرے پر مسکراہٹ لیے جاتی ہوا باغ کے کونے میں بیٹھا بچہ سب دیکھ رہا ہے۔ چہرے پر اداسی، آنکھوں میں بے چینی اور دل میں خوف لیے اپنی بے بسی کو محسوس کر رہا ہے۔ پاس بیٹھے ماں باپ آنکھوں میں آنسو لیے اپنی اولاد کی بے بسی کو دیکھ رہے ہیں۔ وہ کسی سے اس کے خواہوں کو حسرتوں میں بدلتا دیکھ رہے ہیں۔ کیوں کیوں ہے، اور جو حرکت بھی بیان کر کیں ہیں کہ وہ قصور وار ہیں اس بچے کا۔ وہ معصوم بچہ اپنی زندگی کے دن گن رہا ہے وہ تو قصوروار نہیں اس بچے کا۔ پھر کون ہے قصوروار۔۔۔۔ آیئے لاعلمی۔۔۔۔۔ وہ لاعلمی جسے فخر اور ناز کیا گیا۔ وہ لاعلمی جسے غیر ضروری سمجھا گیا۔ وہ بچہ دو ماہ سے کے خون کا محتاج ہے۔ خون خون کی ایک ضرورت ہے جسے انسان کو ہوا کی۔۔۔ وہ تھرتھرے دو سروں کو دو سو بنا رہے جا رہے تھے کس طے اس کا سانس رک جائے گا اور یہ کیا بنی خون دستیاب نہیں تھا۔ درد ہو تکلیف، وہ آنسو وہ سسکیاں۔۔۔۔۔ وہ تو سانس لیتے ہوئے بھی۔ سانس نہیں لے پا رہا تھا۔

ہاں باپ جانتے تھے کہ ان کا بچہ تھیلیسیمیا کا مریض ہو گا؟ کیا انہیں معلوم تھا کہ ایک معذوری بیماری ہے؟ کیا انہیں معلوم تھا کہ ان کے اندر تھیلیسیمیا کے جراثیم موجود ہیں؟ تبھی وہ دونوں تھیلیسیمیا مائنر ہیں۔ میں نہیں، وہ بے خبر تھے کہ تھیلیسیمیا مائنر ہیں۔ چلیے چلیے پھر جانتے ہیں کہ تھیلیسیمیا ہے کیا؟ یہ ایک موروثی بیماری ہے جو والدین سے اولاد میں منتقل ہوتی ہے۔ اس میں خون کی مقدار جسم میں کم ہو جاتی ہے اور بچے کو خون کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ ماں باپ کا تھیلیسیمیا مائنر ہونا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تھیلیسیمیا مائنر ہے کیا؟ اس کا مطلب ہے کہ ماں باپ میں تھیلیسیمیا کے جین موجود ہوتے ہیں لیکن یہ بھی ضروری نہیں کہ تھیلیسیمیا مائنر کی اولاد تھیلیسیمیا کا شکار ہو۔ 25 فیصد بیماس میں کہ یہ بچہ ہو اور 50 فیصد چانس میں کہ یہ مائنر ہو اور 25 فیصد چانس میں کہ بچہ بالکل ٹھیک ہو۔ لیکن 25 فیصد جو چیز متبحر اس کا کیا قصور اس میں ہے؟

ایسے میں ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ہر مجرمی کے ایسے ہی اس ایم اے کی سب سے بڑی آزمائش یہ ہے کہ وہ کس طرح اپنا تربیت یافتہ رضاکاروں، طبی ماہر، اور بچاؤ مشنوں پر مبنی ڈھانچہ بروئے کار لا کر فوری امداد مہیا کرے۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ گزشتہ چند برسوں میں ادارے نے ضلعی سطح پر ریسکیو ٹیمیں تشکیل دی ہیں، اور اقوام متحدہ و فوجی ادارے کے تعاون سے کئی تربیتی پروگرام بھی شروع کیے گئے ہیں۔ تاہم یہ سب اس وقت مؤثر ہوں گے جب انہیں مقامی سطح پر عملی طور پر نافذ کیا جائے۔ ماحولیاتی تبدیلی کے نتیجے میں گلیشیئرز کا پگھلنا، گیزر جھیلوں کا بننا اور ان کی زدی جیسے خطرات کے سائے ہمارے سروں پر منڈلا رہے ہیں۔ ایسے میں ایس ڈی ای اے کو اپنی تکنیک عملی مستقل تفریحی، سائنسی تحقیق، اور تکنیکی مہارت کو شامل کرتے ہوئے ہوگا۔ تعلیم شہری بنانا بھی فرض ہے کہ ہم قدرتی آفات کو محض "تقدیر" سمجھ کر خود کو بے بس نہ سمجھیں، بلکہ اپنے حق کی ذمہ داری نبھائیں۔ ہمیں اپنے بچوں، طلباء اور بزرگوں کو آفات سے بچاؤ کی تربیت دینا ہوگی۔ اگر ہر فرد آگاہ، منظم اور تیار ہو، تو کوئی آفت بڑی نہیں رہتی۔ انتظام پر یہی کہا جا سکتا ہے کہ ایس ڈی ای اے جیسے ادارے صرف سرکاری سکیلز موں نہیں، عوامی شعور، شفافیت اور عملی کارکردگی سے طاقتور ہوتے ہیں۔ ریاست اگر واقعی قدرتی آفات کے اثرات کو کم کرنا چاہتی ہے تو اسے اداروں کو وسائل، اختیار اور جوابدہی کے دائرے میں لا کر فعال بنانا ہوگا۔ آفت کا امتحان کالم ہوتا ہے، اور تب ہی ان خوف ناک موسمی کوزنہ رکھتی ہے جو ہمارے ملک کے ہر گزرتے سال کے ساتھ بڑھتی جا رہی ہے۔

موٹر سائیکل نمبر پلیٹوں کی جبری تبدیلی قبول نہیں، متعم ظفر

پیپلز پارٹی کی صوبائی حکومت کی سرپرستی کرپشن کا سسٹم قائم ہے، تنقید

کراچی (صباح نیوز) امیر جماعت اسلامی کراچی متعم ظفر خان نے ادارہ ترقیات میں پبلس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پیپلز پارٹی کی صوبائی حکومت کی سرپرستی اور دوہرا رویہ اور نیت میں کراچی سے بیت پر صوبے میں کرپشن کا سسٹم چل رہا ہے اور پرمٹ اور بدامنی کا گڑھ بنا ہوا ہے۔ کراچی میں موٹر سائیکل کی نمبر پلیٹوں کی جبری تبدیلی پر احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ پیپلز پارٹی کی حکومت کراچی کے شہریوں کو ہراساں کر رہی ہے۔ کراچی کے شہریوں کو ہراساں کرنا بند کیا جائے۔ کراچی کو کراچی کے حساب سے کوئی سروکار نہیں۔ فارم 13 اور فارم 47 کے ذریعے صلاحیت والے مالی عوام کے مسائل حل نہیں کر سکتے، جماعت اسلامی کراچی کے سازشیں ہیں کہ کراچی کو ہٹایا جائے۔ ناظم کراچی پر کوئی الزام کا بیانات نہیں ہیں۔ کراچی کے

روزنامہ دھرتی راولاکوٹ — شہر.....شہر.....قریہ.....قریہ.....کی خبریں

کشمیری حریت پسند کمانڈر برہان وانی کی یاد میں مانچسٹر میں تقریب

جولائی اور اگست میں برطانیہ کے مختلف شہروں، پشمول برطانوی پارلیمنٹ میں کشمیر کی حمایت میں تقریبات کا اعلان

راجہ نجابت، راجہ شوکت، یاسمین ڈار اور دیگر زعماء کا برہان وانی کو خراج عقیدت پیش، جدوجہد جاری رکھنے کا عزم

مانچسٹر (سپاہ نیوز) برطانوی کشمیر تحریک حق خود ارادیت انٹرنیشنل (JKSDMI) کے زیر اہتمام مانچسٹر میں راجہ نجابت حسین، راجہ شوکت، یاسمین ڈار اور دیگر زعماء کا برہان وانی کو خراج عقیدت پیش، جدوجہد جاری رکھنے کا عزم کی تقریب منعقد کی گئی۔ اس موقع پر مقررین نے کہا کہ برہان وانی کی شہادت نوجوان کشمیر کی تاریخ میں ایک سنگ میل ہے۔ برطانوی کشمیری کمیونٹی کے نمائندوں نے کہا کہ برہان وانی کی شہادت نے کشمیر کی جدوجہد آزادی کو نئی زندگی دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ برطانوی پارلیمنٹ میں کشمیر کی حمایت میں تقریبات کا انعقاد خوش آئند ہے۔ مقررین نے کہا کہ کشمیری عوام اپنی جدوجہد آزادی کو اس وقت تک جاری رکھیں گے جب تک کشمیر کو حق خود ارادیت نہیں مل جاتا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے راجہ نجابت حسین

بقیہ 1

ایس ایچ او ٹیچر ہاسٹل ڈیوٹی پر مامور اے ایس آئی محمد اسلم کو تھانہ کوٹلی ستیاں منتقل کیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر راجہ عبدالرحمان نے ایس ایچ او ٹیچر ہاسٹل کو معطل کر کے انکوائری کا حکم دیا ہے۔ ایس ایچ او ٹیچر ہاسٹل کو معطل کرنے کا فیصلہ ڈپٹی کمشنر راجہ عبدالرحمان کی جانب سے ٹیچر ہاسٹل کے واقعہ کی انکوائری کے بعد کیا گیا ہے۔ انکوائری کے دوران ایس ایچ او ٹیچر ہاسٹل کو معطل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر راجہ عبدالرحمان کی جانب سے ٹیچر ہاسٹل کے واقعہ کی انکوائری کے بعد کیا گیا ہے۔ انکوائری کے دوران ایس ایچ او ٹیچر ہاسٹل کو معطل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

بقیہ 2

اسکالرشپ کیلئے جماعت اسلامی آزاد ٹوٹوں و حکیم الامت مفتی خان کے اعزاز میں عشائیہ کا اہتمام کیا گیا۔ جماعت اسلامی کے امیر ایڈووکیٹ راجہ ذوالقرنین خان کی جانب سے اسکالرشپ کے حصول کیلئے منتخب طلبہ و طالبات کو اسکالرشپ کے حصول پر مبارکباد پیش کی گئی۔ اس موقعہ پر جماعت اسلامی کے امیر جماعت آزاد کشمیر مفتی خان نے جماعت اسلامی کے کارکنان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ اس موقعہ پر جماعت اسلامی کے امیر ایڈووکیٹ راجہ ذوالقرنین خان نے جماعت اسلامی کی طلبہ تنظیم کے اسکالرشپ کے اجراء کا مقصد بتایا۔ اس موقعہ پر جماعت اسلامی کے امیر مفتی خان نے جماعت اسلامی